احادیث و آثار کی روشنی میں نماز نبوی کا مختصر مگر مدلل بیان

نمازِ نبوی



مؤلف

مولانا عبدالوحید رتالوی



نام کتاب	نماز نبوی
مؤلف	مولانا عبدالوحید رتالوی
نظرثانی	مفتی نعمان رضوی (فاضل جامعۃ المدینہ کراچی)، مفتی ارسلان قادری (فاضل انوار العلوم ملتان)
معاون	علامہ جمال مدنی فاضل جامعۃ المدینہ اسلام آباد
ڈیزائنر	گرافکس ڈیزائنر 0304-2601632

دار النشر
Dar-ul-Nasher
0328-8426632

المقدمہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائی اور اہل سنت وجماعت جیسی ایک جماعت عطا فرمائی۔ آج کل دیکھا جائے تو اس دور میں بہت زیادہ فتنے بڑھ رہے ہیں اور مخالفین ہماری سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے میں دن رات سرگرم ہیں تو میں نے سوچا کہ ایک ایسا رسالہ لکھا جائے جس میں انتہائی آسان اور مختصر انداز میں لوگوں کو سمجھایا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس انداز میں نماز پڑھی اور قارئین کرام سے یہ گزارش ہے کہ اس رسالے کو زبانی یاد فرمالیں تاکہ اگر کوئی بدمذہب آپ سے سوال کرے تو اس کو اس چیز کا جواب دیا جاسکے۔ اللہ سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

والسلام

عبدالوحید رتالوی

نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کا سنت طریقہ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا، جب آپ نے نماز شروع فرمائی تو اپنے ہاتھ اٹھائے حتی کہ قریب تھا، آپ کے انگوٹھے کانوں کی لوؤں (نچلے کنارے) کے برابر ہو جاتے۔

(سنن نسائی، رقم الحدیث 882، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)

(سنن ابی داؤد / الصلاۃ 117، رقم الحدیث 737، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)

2: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَیْفَ یُصَلِّیْ؟ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ قَامَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْہِ۔

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (نے ارادہ کیا کہ) دیکھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھائے۔

(صحیح ابن حبان: ص 835 رقم الحدیث 1860، مکتبہ شبیر برادرز)

(سنن النسائی، ج 1، ص 198، رقم الحدیث 889، مکتبہ دار ابن کثیر)

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ کانوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔



نماز میں ہاتھ باندھنے کا سنت طریقہ

حدثنا محمد بن محبوب حدثنا حفص بن غیاث عن عبد الرحمن بن إسحاق عن زیاد بن زید عن أبی جحیفة أن علیًا رضی الله قال: السنة وضع الکف علی الکف فی الصلاة تحت السرة

ترجمہ۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سنت یہ ہے کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کے اوپر رکھ کر ناف کے نیچے ہاتھوں کو باندھا جائے۔

(رواہ أبو داؤد جلد 1۔200 رقم الحدیث 756، مکتبہ دار ابن کثیر)

اس حدیث میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھنے کو سنت قرار دیا گیا ہے، اور "علم مصطلح الحدیث" کا طے شدہ اصول ہے کہ جب کوئی صحابی کسی عمل کو سنت کہے تو وہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہوتی ہے۔

امام ابو داؤد نے سنن ابی داؤد بروایت بن داسہ رقم 756 پر اسی روایت پر سکوت کیا ہے لہٰذا زیاد بن زید کم از کم صدوق راوی ہیں زیاد بن زید کی متابعت خود عبد الرحمان بن اسحاق نے التمہید ابن عبد البر 78/2 پر کی ہے مزید یہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا شاہد بھی موجود ہے جس سے اس حدیث کو مزید تقویت ملتی ہے اور یہ روایت صحت کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

2۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَخْذُ الْأَكُفِّ عَلَى الْأَكُفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ،

ترجمہ۔ جناب ابو وائل نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: دائیں ہاتھ کو بائیں کے اوپر رکھ کے اس کو ناف کے نیچے باندھا جائے۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، جلد 1، ص 201 رقم الحدیث۔ 758)

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَأَنْظُرَنَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَیْفَ یُصَلِّیْ ﷺ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ قَامَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْہِ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی ظَھْرِ کَفِّہِ الْیُسْرٰی وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ

ترجمہ۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ دیکھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھائے پھر دائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت گٹے اور بازو پر رکھا۔

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 1860، مکتبہ شبیر برادرز)

حدثنا وکیع عن موسی بن عمیر عن علقمۃ بن وائل بن حجر عن ابیہ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔

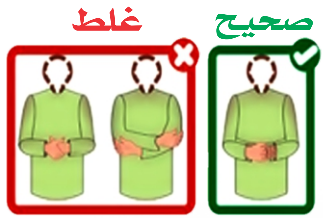
(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص 322، 321، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3959 مطبوع دار المنہاج بتحقیق شیخ عوامۃ)

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اس طرح رکھا جائے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت گٹ (جوڑ) اور کلائی کے کچھ حصے پر آجائے۔

نیز معلوم ہوا کہ بعض الناس (غیر مقلدین) جس طرح کلائی کو کلائی پر رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے کلائی کو کلائی پر رکھنے کا ثبوت کسی حدیث میں نہیں ہے





قیام میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ

ثنا پڑھنے کا سنت طریقہ

1۔ حدثنا عبد السلام بن مطهر، حدثنا جعفر، عن علي بن علي الرفاعي، عن أبي المتوكل الناجي، عن أبي سعيد الخدري، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام من الليل كبر، ثم يقول: سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك،

(ترجمہ)۔ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کہتے پھر یہ دعا پڑھتے: «سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك» پڑھتے۔

(سنن الترمذی، الصلاۃ 112 رقم الحدیث، 242، مکتبہ دار ابن کثیر)

(سنن النسائی، الافتتاح 200، رقم الحدیث، 900، مکتبہ دار ابن کثیر)

2۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

(ترجمہ). نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك کہتے۔

(سنن الترمذی، الصلاۃ، ص 112، رقم الحدیث، 243، مکتبہ دار ابن کثیر)

نماز میں آہستہ بسم اللہ پڑھنا سنت ہے

1۔ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کانوا یفتتحون الصلوۃ بالحمدللہ رب العلمین۔ رواہ الشیخان۔

(ترجمہ)۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق وسیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نماز الحمدللہ رب العلمین کے ساتھ شروع کرتے تھے

(صحیح البخاری کتاب الآذان، جلد 1 صفحہ 137 رقم الحدیث، 743، مکتبہ عصریہ)

(صحیح المسلم، ص230، رقم الحدیث399)

اس روایت کو امام بخاری وامام مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔





قیام میں پاؤں رکھنے کا طریقہ

قرأت خلف الامام کا حکم

1۔ عن ابی موسی قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قمتم الی الصلاۃ فلیؤمکم أحدکم واذا قرأ الامام فانصتو۔ رواہ احمد ومسلم

(ترجمہ)۔ حضرت سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا کہ جب تم نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ تم میں سے ایک تمہارا امام بنے اور جب امام پڑھے تو تم چپ رہو اس کو امام احمد و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(صحیح مُسلم رقم الحدیث:404)

امام مُسلم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرأت امام کا حق ہے۔ مقتدی کو خاموش رہنے کا حکم ہے۔

یہ حدیث قرآن کریم کی تفسیر ہے:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (الاعراف :204/9)

(ترجمہ)۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(الاعراف :204/9)

اس آیت سے معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ پڑھنے والا کون ہے۔ حدیث مذکورہ نے واضح کر دیا کہ وہ پڑھنے والا امام ہے۔ جب امام قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔ معلوم ہوا کہ مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے یہی صحیح ہے۔

2۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا۔

(ترجمہ)۔ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو جب وہ پڑھے تو تم چپ رہو۔

(سنن نسائی، ص205، رقم الحدیث 921، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)

یہ حدیث بھی صحیح ہے اس کو امام مسلم نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ اور غیر مقلدین کے مایہ ناز محقق اور ماضی قریب کے عظیم محقق ناصر البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مزید یہ کہ امام نسائی نے اس حدیث کو قرآن کی آیت واو قرء القرآن کی تفسیر قرار دیا ہے معلوم ہوا کہ قرآن واحادیث دونوں اس بات پر ناطق ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے قرات نہ کرے۔

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جب امام قرأت شروع کردے تو مقتدی کو چاہیے کہ وہ خاموشی سے سنے۔





آمین کہنے کا سنت طریقہ

1۔ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فقال آمین وخفض بها صوته

(ترجمہ)۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین پر اپنی آواز کو پست کر لیا

(جامع الترمذی، ابواب الصلاۃ، ص114، رقم الحدیث 248، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)

2۔ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ قال الامام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فقولوا آمین فانه من وافق قول الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه ۔۔ رواہ البخاری۔

(ترجمہ)۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو۔ کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ موافق ہو گئی اس کے پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔

(صحیح البخاری، ص142، رقم الحدیث 782، مکتبہ عصریہ)

اس کو بخاری نے روایت کیا۔۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ آمین پست آواز کے ساتھ کہنی چاہیے۔ کیونکہ اگر وہ اونچی آواز میں ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ فرماتے جب امام وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تم آمین کہو بلکہ یوں فرماتے کہ جب امام آمین کہے تو تم آمین کہو۔



آہستہ آمین کہنا

رفع الیدین

1۔ عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ؟ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ

(ترجمہ)۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں نماز میں اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں، جیسے وہ بدکتے ہوئے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوں نماز میں پر سکون رہو۔

(صحیح المسلم، رقم الحدیث 430)

اشکال

بعض لوگ کہتے ہیں کہ صحیح مسلم کی اس حدیث کا تعلق سلام کے رفع الیدین کے ساتھ ہے جیسا کہ اس سے ایک دو حدیث بعد حضرت جابر بن سمرہ سے سلام کے وقت رفع یدین کی ممانعت کا ذکر ہے

(جواب)۔اس حدیث کا سلام والے رفع یدین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔سلام والے رفع یدین کی روایت کی سند اور متن دونوں ہماری پیش کردہ روایت سے مختلف ہے سر دست ہم صرف متن کے اختلاف کو ذکر کرتے ہیں اور جو حدیث ہم نے پیش کی اس کے الفاظ یہ ہے کہ خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی ہم نماز پڑھ رہے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے) جب کہ سلام والے رفع یدین کی حدیث میں یہ ہے کہ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ دو مختلف واقعات ہیں نیز سلام رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں سلام کے الفاظ موجود ہیں جب کہ ہماری پیش کردہ حدیث میں سلام کا کوئی ذکر نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ دو مختلف احادیث ہیں اس کو ایک حدیث قرار دینا محض تحکم اور سینہ زوری ہے۔

2۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

(ترجمہ)۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز نہ پڑھاؤں؟ تو انہوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

(جامع الترمذی، ص118، رقم الحدیث257، مکتبہ دار ابن کثیر)

تحمید کہنے کا طریقہ

1۔ عن أبی هريرة رضی الله عنه قال ـ قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا قال الامام ـ سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه۔ متفق عليه۔

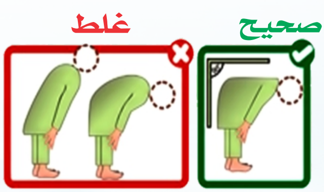
(ترجمہ)۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لك الحمد کہو۔ بے شک جس شخص کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو اس کے اگلے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔

(صحیح البخاری، ص144، رقم الحدیث796، مکتبہ عصریہ)

(مسلم شریف، ص235، رقم الحدیث912، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہے۔ اسے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کی ضرورت نہیں۔





رکوع کا طریقہ

سجدہ کرنے کا طریقہ

1.عن وائل بن حجر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه

ترجمہ۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سجدہ کرتے اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب اٹھتے تو ہاتھوں کو پہلے اٹھاتے

(جامع الترمذی، ص122، رقم الحدیث 268)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

2.عن عباس بن عبد المطلب أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب وجهه وكفاه وركبتاه وقدماه

(ترجمہ۔) حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے سات جوڑ بھی سجدہ کرتے ہیں۔ اس کا چہرہ اور اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں زانوں اور دونوں قدم



(جامع الترمذی، ص124، رقم الحدیث 272، مکتبہ ابن کثیر)



سجدے میں ہاتھ اور پاؤں رکھنے کا طریقہ

جلسہ استراحت

نماز میں جلسہ استراحت نہیں ہے نماز ایک مسلسل عبادت ہے۔ اس میں راحت نام کی کوئی چیز نہیں ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

كان النبى صلى الله عليه وسلم ينهض فى الصلاة على صدور قدميه

ترجمہ۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں قدموں کے اگلے حصے پر ہی اٹھ جاتے تھے

(جامع الترمذی، کتاب ابواب الصلاۃ، ص128، رقم الحدیث 288، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)

ابوھریرۃ علیه العمل عند اهل العلم

تشھد میں بیٹھنے کا طریقہ

1.عن عبد الله بن عمر عن ابيه انه قال- ان من سنة الصلاة أن تضجع رجلك اليسرى وتنصب اليمنى

(ترجمہ)۔بے شک نماز کی سنت میں سے ہے کہ بایاں پاوں بچھائے اور دایاں کھڑا رکھے

(سنن نسائی، ص254، رقم الحدیث 1157، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)

2. حضرت ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کیا جائے اور اس کی انگلیاں قبلے کی جانب ہوں اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا نماز کی سنت میں سے ہے

(سنن نسائی، ص255، رقم الحدیث 1158، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)

تشھُّد میں التحیات پڑھنے کا طریقہ

1. حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ـ قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ ـ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّلَامُ عَلَى اللهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ. فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ

(ترجمہ)۔جریر نے منصور سے، انہوں نے ابووائل سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: ہم نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کہتے تھے: اللہ پر سلام ہو، فلاں

پر سلام ہو۔(بخاری کی روایت میں جبریل پر میکائیل پر سلام ہو۔) تو ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: بلاشبہ اللہ خود سلام ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو کہے: بقاو بادشاہت، اختیار و عظمت اللہ ہی کے لیے ہے، اور ساری دعائیں اور ساری پاکیزہ چیزیں (بھی اسی کے لیے ہیں)، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ جب کوئی شخص یہ (دعائیہ) کلمات کہے گا تو یہ آسمان وزمین میں اللہ کے ہر نیک بندے تک پہنچیں گے۔(پھر کہے:) میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتاہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، پھر جو مانگناچاہے اس کا انتخاب کرلے۔"

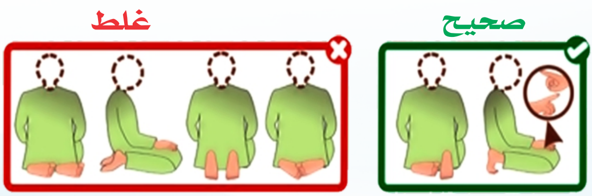
(صحیح مسلم، ص231، رقم الحدیث 895، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)

2. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

(ترجمہ)۔ عبدالرحمن بن حمید نے کہا: مجھے ابوزبیر نے طاوس کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد یوں سکھاتے تھے جیسے آپ ہمیں قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔

(صحیح مسلم، ص232، رقم الحدیث 901، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)





قعدہ میں پاؤں بچھانے اور اشارے کا طریقہ

نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کا طریقہ

1. عبد الله بن عيسى سمع عبد الرحمن بن أبي ليلى قال: لقيني كعب بن عجرة فقال: ألا أهدي لك هديةً سمعتها من النبي صلى الله عليه وسلم؟ فقلت: بلى فأهدها لي! فقال: سألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا: يا رسول الله! كيف الصلاة عليكم أهل البيت؟ ؛ فإن الله قد علمنا كيف نسلم! قال: قولوا: ''اللّٰهم صل على محمد، وعلى آل محمد، كما صليت على إبراهيم، وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد، اللّٰهم بارك على محمد، وعلى آل محمد، كما باركت على إبراهيم، وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد''

(ترجمہ)۔ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے تو فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا: ضرور دیجیے، انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ! آپ لوگوں پر یعنی اہل بیت پر ہم کس طرح درود پڑھیں؟ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے سلام کرنے کا طریقہ تو ہمیں سکھا دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح پڑھو:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

(صحیح البخاری، رقم الحدیث 3370)

2. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا، قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ



(ترجمہ)۔حکم نے اپنی سند سے اسے روایت کیا اور کہا : (اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)

(سنن ابی داود، ص254، رقم الحدیث978)

سلام پھیرنے کا طریقہ

1۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ

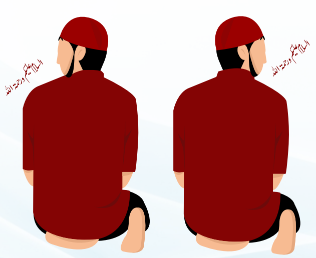
(ترجمہ)۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر سلام پھیرتے تھے

(جامع الترمذی، ابواب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 131، رقم الحدیث 295، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)

2. حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(ترجمہ)۔جناب علقمہ بن وائل اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے تو (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) کہتے اور اپنی بائیں طرف (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) کہتے۔

(سنن ابی داود، رقم الحدیث 997، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)



سجدہ سہو کرنے کا طریقہ

(ترجمہ)۔ وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّى الصَّوَابَ ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يُسَلِّمْ ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

ترجمہ۔ اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو اس وقت ٹھیک بات سوچ لے اور اسی کے مطابق نماز پوری کرے پھر سلام پھیر کر دوسجدے (سہو کے) کرلے۔

(بخاری شریف، رقم الحدیث 401)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا چاہیے۔



نماز کے بعد دعا کرنے کا ثبوت

1. عن أبي أمامة قال قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الدعاء اسمع ﷺ قال جوف الليل الاخر ودبر الصلوات المكتوبات۔

(ترجمہ) حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے۔ فرمایا پچھلی رات کے درمیان اور فرض نمازوں کے بعد اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(جامع الترمذی، ص 1279، رقم الحدیث 3499، مکتبہ دار ابن کثیر بیروت)

آداب دعا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

عن مالك بن يسار السكوني ثم العوفي، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: إذا سالتم الله فاسالوه ببطون اكفكم ولا تسالوه بظهورها۔ قال ابو داود: وقال سليمان بن عبد الحميد: له عندنا صحبة، يعني مالك بن يسار.

مالک بن یسار سکونی عوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم اللہ سے مانگو تو اپنی سیدھی ہتھیلیوں سے مانگو اور ان کی پشت سے نہ مانگو“۔ ابوداؤد کہتے ہیں: سلیمان بن عبدالحمید نے کہا: ہمارے نزدیک انہیں یعنی مالک بن یسار کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 1486)

وعن سلمان رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: «إن ربكم حيي كريم يستحي من عبده إذا رفع إليه يديه ان يردهما صفرا». اخرجه الاربعة إلا النسائي وصححه الحاكم.

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تمہارا پروردگار بڑا شرم وحیاء والا، سخی و کریم ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے اس کے ہاتھوں کو خالی لوٹاتے شرم آتی ہے۔“ نسائی کے سوا چاروں نے اسے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث 1489)



نماز کے بعد ذکر بالجہر کرنا

1۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ .

میں نبی کریم ﷺ کی نماز ختم ہونے کو تکبیر کی وجہ سے سمجھ جاتا تھا۔ علی بن مدینی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے حوالے سے بیان کیا کہ ابو معبد ابن عباس کے غلاموں میں سب سے زیادہ قابل اعتماد تھے۔ علی بن مدینی نے بتایا کہ ان کا نام نافذ تھا۔

(بخاری شریف، رقم الحدیث 842)

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ، أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ ، أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ بلند آواز سے ذکر، فرض نماز سے فارغ ہونے پر نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جاری تھا۔

(بخاری شریف، رقم الحدیث 841)

اگر کسی کو اس کی تفصیل پڑھنی ہو تو وہ میرے رسالے۔ (ذکر بالجہر کرنا کیسا) میں دیکھ لے۔



